ہوں اور کوئی پلید کافر ہمارے دینی بھائیوں کی طرف میلی آنکھوں سے دیکھنے کی جرأت نہ کرسکے۔

{8} ابن السبیل :

جس مسافر کے پاس سفر جاری رکھنے اور منزل تک پہنچنے کا ذریعہ ختم ہو جائے' اسے اپنے علاقے تک رسائی کا خرچ زکاۃ میں سے ادا کیا جائے گا۔ اسی طرح کوئی اپنے وطن سے سفر کرنا چاہے اور اخراجات کی گنجائش نہ ہو تو اسے بھی آمد ورفت کے لیے اس مد میں سے امداد دی جائے گی۔[تفسير القرآن العظيم ٢/ ٤٨٣]

مسافر کو زکاۃ میں سے اپنے علاقے تک یا منزل تک کا خرچ دیا جائے گا' اگرچہ اسے قرض دینے والا میسر ہو، بشرطیکہ اس کا سفر حرام یا مکروہ نہ ہو۔ پھر اپنی جگہ پہنچ کر جتنا مال بچے' اسے بیت المال یا دیگر مصارف زکاۃ میں لوٹانا ضروری ہے۔
[الاسئلة والأجوبة الفقهية ٢/ ١٠٨]

اسی طرح غریب اور متوسط طبقے کے لیے ''مسافر خانہ'' قائم کرنا بھی اسی مصرف میں شامل ہے۔ واللہ أعلم

﴿علیم حکیم﴾ :

زین العابدین علی بن الحسینؒ: اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ اس قدر زکاۃ سے ہر دور میں ان اصناف کے لیے کافی ہو گا۔ پس اتنا ہی شریعت میں واجب کر دیا۔[الكيا الهراس أحكام القرآن ٤/ ٨٣]

ابن کثیرؒ: اللہ پاک ''علیم'' ہے، تمام امور کے ظاہر و باطن اور اپنے بندوں کے مصالح کا پورا پورا علم رکھتا ہے اور ''حکیم'' بھی ہے، اپنے فرامین وافعال اور تشریع واحکام میں کمالِ حکمت والا ہے۔[تفسير القرآن العظيم ٢/ ٤٨٢]

السعدیؒ: اگر مالدار لوگ زکاۃ ادا کریں تو مسلمانوں میں کوئی غریب نہ رہے گا اور دفاع وجہاد کے لوازمات پورے ہونے کے علاوہ ''تمام دینی مقاصد'' بھی حاصل ہوں گے۔[تيسير الكريم الرحمن ١/ ٤٤٦]

اللہ تعالیٰ کے ''کمالِ علم وحکمت'' کا ایک بڑا مظہر یہ بھی ہے کہ ''مصارفِ زکاۃ'' میں سے ایک کو ﴿فی سبیل اللہ﴾ فرما کر عام رکھا، تاکہ قیامت تک پیش آنے والے قسم قسم کے بدلتے ہوئے حالات وظروف میں دینِ حق کو سربلند رکھنے کے تقاضے پورے ہو سکیں۔ واللہ أعلم وأحکم

قومی خودمختاری

اے وطن پیارے وطن!!

طالبہ: منیبہ بنت ابومصعب

حالات سے سہمے ہوئے لوگوں کو بتا دو — حالات بدل جاتے ہیں، ٹھہرا نہیں کرتے
سنا ہے کہ بہادر قوموں کے دلاور — حق چھین تو لیتے ہیں، مانگا نہیں کرتے

''اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔'' یہ ایک بہت آزمودہ مقولہ ہے۔ اس میں بہت بڑا تجربہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ''اپنی مدد آپ'' کرنے کا جوش ترقی کی جڑ ہے، اس جوش سے قوم مضبوط، زور آور اور شائستہ بن جاتی ہے۔ بیرونی مدد قوم کو کمزور اور اندرونی مدد اسے زور آور بناتا ہے۔ جب کسی قوم کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اپنی مدد آپ کرنے کی ضرورت رفع ہو جاتی ہے، اس لیے کمزوری آ جاتی ہے۔ جب کارکنوں کی نگرانی حد سے زیادہ ہوتی ہے اور بات بات پر روک ٹوک کی جاتی ہے، گویا ان کے ہاتھ پاؤں دوسروں کے چلانے سے چلتے ہیں تو وہ یقیناً کمزور اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

پاکستان، میرا وطن ہے جسے ہمارے بڑوں نے خون میں نہا کے، گھر بار لٹا کے حاصل کیا تھا۔ یہ ملک اسلام کے لیے بنا تھا، اس کی بنیاد ''اسلام'' کے مقدس نام پر رکھی گئی تھی۔ آج میرا وطن جس دوراہے پہ کھڑا ہے، اسے دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ قبائلی علاقوں میں کریک ڈاؤن اور سوات میں گھناؤنے جرائم کے لرزہ خیز واقعات، ایبٹ آباد میں پاک فوج کی پریڈ کے دوران امریکی فوج کا قبضہ، امریکہ اور بھارت کی سازشوں سے پاکستان میں روز بروز خودکش دھماکے، عوام کا مہنگائی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر مجبور ہونا، میرے وطن کے اندر مساجد کا گرایا جانا، حوا کی پاکباز بیٹیوں کو مخلوط تعلیم، ٹی وی، ڈش اور کیبل کے ذریعے ننگے منہ سڑکوں پہ پھرانا، مجاہدین کو، قال اللہ وقال الرسول ﷺ دنیا میں پھیلانے والوں کو دہشت گرد کہنا، دقیانوس کا لقب دینا...... یہ سب کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ کون کر رہا ہے؟

یہ سوالات آج کل بہت سے لوگوں کی زبان پر ہیں۔ عوام کے گناہوں کی شامت حکمرانوں پر آ رہی ہے اور حکمران اپنی مدد آپ کرنے کے بجائے ہمیشہ غیر ملکی کٹھ پتلے بنتے جا رہے ہیں، قومی مفادات کے لیے کام کرنے والوں کو جیل میں بند کرتے ہیں، ان کو شہید کرتے ہیں۔ خود صابن سے لے کر پنسل تک غیر ملکی کمپنیوں سے لیتے ہیں، کرکٹ پر کروڑوں ضائع کرتے ہیں۔ امریکہ اور بھارت کو خوش کرنے والے کاموں میں بے دریغ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ اور عوام کو مہنگائی کے ذریعہ ستا رہے ہیں۔

وہ چیز جو ملک کی حالت سنوارتی ہے، جس سے قوم کو تقویت اور فخر حاصل ہوتا ہے، جو وطن کی حالت بہتر بناتی ہے، جو